حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اہلِ بدر و حدیبیہ کی عظمت ۔ کفارِ مکہ نے مہاجرین کی جائدادیں ضبط کر لی تھیں

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا خط اور اُس کی وجہ

نبی علیہ السلام نے مکہ پر حملہ کا اِرادہ ترک فرما دیا تھا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 55 سائیڈ B 1986 - 01 - 31)

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہٖ اجمعین امابعد !

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص تھے وہ حاطب ابن ابی بلتعہ کے غلام تھے۔ حاطب بن ابی بلتعہ ایک صحابی ہیں، اِنہوں نے ہجرت تو کی تھی پھر یہ دیکھا کہ آپس میں کچھ مسلمانوں نے اور مکہ مکرمہ کے کچھ کافروں نے معاہدے کر رکھے ہیں کہ ہماری جو جائداد مدینے میں ہے اُس کی نگرانی آپ کرتے رہیں اور آپ کی جو جائداد مکہ مکرمہ میں ہے اُس کی ہم کرتے رہیں، ممکن ہے آمدنی کا بھی تبادلہ ہوگیا ہو کہ فلاں فلاں جگہ کی فلاں فلاں آمدنی آپ لے لیں مدینہ شریف میں وصول کر لیں اور آپ کی جو جائداد مکہ مکرمہ میں ہے اُس کی ہم وصول کر لیں گے، تو اِس طرح کی مثالیں تھیں بہت کم۔

کفارِ قریش نے مہاجرین کی جائدادیں ضبط کر لی تھیں :

کیونکہ جائدادیں جو بیشتر تھیں وہ تو اُنہوں نے ضبط کر لی تھیں یہ سردار قسم کے جو چند افراد تھے اُن کی

جن لوگوں سے دوستیاں تھیں اُن کا ایسا ملتا ہے باقی اَور کسی کا ایسا نہیں ملتا سب کی جائدادیں ضبط ہوگئیں اِکّا دُکّا کوئی رہ گیا تو رہ گیا یوں سمجھ لیجیے۔ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ گھروں سے نکالے گئے اور اپنے اَموال سے جائدادوں سے نکالے گئے اور اُن کا گناہ کیا تھا اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ بس یہی تھا اُن کا گناہ اور بِغَيْرِ حَقٍّ نکالے گئے کوئی وجہ اُس کی ایسی نہیں ہے کہ جسے وہ کہیں یا سمجھا جائے کہ وہ اُن کا حق بنتا ہے یا وہ حق ہے باطل نہیں ہے ایسی کوئی چیز نہیں تھی اور اِسی پر پھر مسلمانوں کو اِجازت مل گئی تھی کہ جہاد کر سکتے ہو اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ٥ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ .

بس عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے بڑی صراحت کے ساتھ کہ اُنہوں نے اُمیّہ ابن خلف سے بات کر رکھی تھی اور اُمیّہ ابن خلف جو تھا وہ بھی مکہ مکرمہ کے بڑے لوگوں میں گویا تھا، اُس کو ابوجہل جبرًا لایا ہے گھسیٹ گھساٹ کر کسی نہ کسی طرح بدر کے موقع پر۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا اہلِ مکہ کو خط اور اُس کی وجہ :

تو بہرحال ایسے حضرات جو تھے صحابہ کرامؓ میں کہ جن کے کچھ گھر والے وہاں رہ گئے کچھ یہاں ہیں اَب اُنہیں فکر رہتی تھی کہ ہم تو یہاں ہیں وہاں والوں کا پتہ نہیں کیا حال ہوگا ؟ تو اَب حضرت حاطب ابنِ ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سمجھ میں یہ آیا کہ میں بھی ایسے ہی کسی سے بات کر کے دیکھتا ہوں اور اِنہوں نے یہ کیا کہ وہاں کے کسی بڑے آدمی کے نام خط لکھ دیا کہ یہ اُسے دے آؤ مکہ مکرمہ میں جا کے۔ اُس میں کوئی بات ایسی نہیں تھی کہ جس سے نقصان پہنچتا ہو بس کچھ باتیں تھیں اِس طرح کی گول مول سی کہ رسول اللہ ﷺ بہت مضبوط ہو گئے ہیں اور تم پر حملہ کریں گے اور میں تمہیں بتائے دیتا ہوں وغیرہ یوں ہی۔ تو وہ پرچہ ایک عورت کو دیا لیکن بہرحال یہ ایک راز تھا یہ صحیح بات ہے اور اِس میں ایک نقصان بھی تھا وہ یہ کہ وہ تیاری زیادہ کر لیتے۔

آپ نے مکہ پر حملہ کا اِرادہ ترک کر دیا تھا :

اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا تو کوئی ایسا اِرادہ مکہ مکرمہ پر حملے کا نہیں تھا رُک گئے تھے آپ اُس اِرادے سے کیونکہ حدیبیہ کے موقع پر جب آپ وہاں پہنچے ہیں تو اُونٹنی ایک جگہ اَڑ گئی تو لوگوں نے حَلْ حَلْ کہا اُسے، اُٹھو، اُٹھ چل۔ ایسے وہاں اُن کی زبان میں جو لفظ ہوتے ہوں گے وہ استعمال کیے اور پھر کسی نے کہا

خَلَاتِ الْقَصْوَآءُ یہ اُونٹنی جو ہے یہ اَڑ گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے یہ اَڑی نہیں ہے بلکہ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ [1] جس نے اُن کو روک لیا تھا جو ہاتھیوں کا لشکر لے کر آئے تھے اُس نے اِس کو بھی روک لیا تو اَب میں نیت اپنی بدلتا ہوں پہلے نیت میری یہ تھی حدیبیہ کے موقع پر ۶ ھ میں کہ ہم مکہ مکرمہ پر حملہ بھی کریں گے لڑیں گے بھی لیکن پھر آپ نے نیت بدل لی اور فرمایا لڑیں گے نہیں بلکہ صلح کر لیں گے اور جو بات بھی وہ ایسی کہیں گے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی محترم چیزوں کی توہین نہ ہوتی ہو وہ میں مان لوں گا یہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا اور جب یہ فرما دیا صحابہ کرامؓ سے کہ میں اپنی نیت لڑنے کے بجائے نہ لڑنے کی کر رہا ہوں تو پھر جو اُونٹنی کو اُٹھایا تو وہ اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اُونٹنی اَڑی نہیں ہے اور یہ اُس کی عادت بھی نہیں ہے کہ وہ ایسے اَڑے مَا خَلَاتِ الْقَصْوَآءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ . تو رسول اللہ ﷺ کا سچ مچ اِرادہ نہیں تھا کہ مکہ مکرمہ پر حملہ کریں لیکن فوجی تیاریاں تو جاری ہی تھیں اِس طرف نہیں دس طرف اَور۔ لڑائیاں جہاد برابر جاری تھے۔

تو اِنہوں نے جو لکھا تو اُس میں ایک ایسی ہی بات تھی خیالی سی لیکن نقصان ہو سکتا تھا اُس سے بھی کہ وہ زیادہ تیاری میں لگ جاتے اُدھر توجہ زیادہ ہو جاتی اور وہ بلا وجہ ہوتی جبکہ رسول اللہ ﷺ کی یہ نیت رہی نہیں تھی کہ مکہ مکرمہ پر مسلح حملہ آور ہوں کبھی، بدل ہی لی تھی نیت سوائے اِس صورت کے کہ جو معاہدے کی خلاف ورزی وہ کریں تو اَلگ بات ہے، نہ کریں معاہدے کی خلاف ورزی تو پھر حملے کا کوئی سوال ہی نہیں۔

خط کی اطلاع بذریعۂ وحی :

رسول اللہ ﷺ کو بذریعۂ وحی اطلاع ملی کہ اُنہوں نے یہ خط بھیجا ہے اور ایک عورت کے ہاتھ بھیجا ہے اور وہ عورت فلاں جگہ ہے تو آپ نے بھیجا، حضرتِ علی رضی اللہ عنہ گئے حضرتِ زبیر رضی اللہ عنہ گئے یا اور کوئی صحابی تھے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ غالبًا حضرتِ زبیر رضی اللہ عنہ ہی تھے [2] دونوں سے کہا کہ وہاں جاؤ روضۂ خاخ ایک جگہ ہے وہاں وہ ملے گی تمہیں جاؤ پہنچی ہوئی ہوگی اُس وقت، وہاں تم اُس سے وہ خط لے لینا۔ وہ گئے تو مل گئی واقعی وہ اُسی صفت کی ایک عورت تھی وہاں جا رہی تھی اُس سے کہا کہ دیکھو وہ خط دے دو، کہنے لگی نہیں میرے پاس کوئی خط نہیں ہے اُنہوں نے کہا نہیں خط ضرور ہے تمہارے پاس۔ اُس کی تلاشی لی یا

---

[1] بخاری شریف ص ۳۷۸ [2] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۷ اور بخاری شریف ص ۴۲۲

اُسی سے اِصرار کرتے رہے یہ، اور وہ انکار کرتی رہی حتّٰی کہ اِنہوں نے کہا اگر خط نہ نکلا تو ہم تیرے کپڑے بھی اُتار کر تلاشی لیں گے بات غلط نہیں ہے خط تیرے پاس ضرور ہے۔ جب دیکھا کہ یہ تو واقعی نہیں ہٹیں گے یہ تو ممکن تھا ہی کہ اُسے واپس لے آتے اور یا واقعی اُسے کہتے کہ جامہ تلاشی دے، پوری کسی طرح سے تلاشی لیتے اُس کی۔ پھر اُس نے ایک کپڑا ایسے باندھ رکھا تھا اس میں اپنی لمبی چٹیہ اُدھر تک لے گئی تھی اُس میں اُس نے وہ خط رکھا تھا پھر اُس نے وہ نکال کر دے دیا تو وہ خط لے کر جب آئے تو اُس میں یہ مضمون تھا جو میں نے بتایا کُفّارِ مکہ کے نام۔ ۱

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلام کی رائے اور نبی علیہ السلام کی تردید :

اَب اُن کا ایک غلام تھا اُس کو پتہ چلا اُس نے یہ جملے کہے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر، اُس وقت موقع مل گیا اُس کو یا اُس کے قریب قریب موقع ملا، حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی اُس نے شکایت کی اور وہ غلام تھا مسلمان، کہنے لگا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبُ نِ النَّارَ یہ حاطب جو ہیں یہ جہنم میں ضرور جائیں گے، یہ جملہ اُس نے کہا۔

اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ کا مقام :

اَب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُس کو جواب دیا کَذَبْتَ تو غلط بات کہہ رہا ہے۔ یہ ''کَذَبَ'' جو ہے یہ لغتِ حجاز ہے حجازِ مقدس میں جھوٹ کے معنٰی میں بھی اور غلط کے معنٰی میں بھی بولا جاتا ہے تو فرمایا غلط بات کی تو نے یہ بات تیری غلط ہے لَایَدْخُلُھَا وہ جہنم میں نہیں جائیں گے یہ وہ صحابی ہیں کہ جو بدر میں بھی شامل رہے ہیں اور حدیبیہ میں بھی تو ایسا نہیں ہوگا کہ یہ جہنم میں جائیں فَاِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَّۃَ. ۲

اِس واسطے اُس وقت سے اَب تک یہی کہتے آئے ہیں سب اہلِ سنت والجماعت کہ وہ حضرات جو بدر میں شامل ہوئے ہیں وہ بھی جنتی ہیں جو صلح حدیبیہ میں اُس وقت موجود تھے اور بیعت کی اُنہوں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر اُن میں سے بھی کوئی نہیں جائے گا جہنم میں۔

---

۱ حضرت علیؓ کے ساتھ حضرت زبیرؓ تھے اور تیسرے صحابی حضرت مقدادؓ یا حضرت ابو مرثدؓ تھے۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

۲ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۰

قرآنِ پاک میں ہے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا سے نواز دیا مومنین کو جب وہ بیعت کرر ہے تھے آپ سے درخت کے نیچے فَعَلِمَ مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کی کیفیت کو جانچ لیا امتحان میں پاس کردیا فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ اُن پر سکون کی کیفیت اللہ نے نازل فرمادی جو خاص رحمت کی علامت ہے وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ○ وَمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّأْخُذُوْنَھَا وغیرہ یہ سورۂ اِنَّافَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا میں آتا ہے تو اِن حضرات میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا حساب کتاب بھی اگر ہوگا تو بھی اِس درجے کا کہ گویا وہ گناہ گار ہوئے ہی نہیں ہیں کہ وہ جہنم میں جائیں، اللہ نے اُن کو پھر نیکی کی طرف لگا دیا اور جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے جس پر نظر رحمت فرمادے بس وہ پھر چلتی ہی رہتی ہے آگے بڑھتا ہے اُس کا سلسلہ اور اُس میں اُس کو ترقی ہوتی رہتی ہے برابر، گناہوں کی قوت اُس کی کم ہوتی چلی جاتی ہے حتّٰی کہ یہ سب اُس کی مغفرت کا پورا سامان ہوجاتا ہے اُس کے دُنیا سے رُخصت ہوتے ہی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں اِن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء ....